20اپریل1961

ازعدالت الاعظمیٰ

جگن ناتھ اور دیگران

بنام

یونین آف انڈیا

(پی بی گجیندرگڈکر، اے کے سرکار، کے این وانچو، کے سی داس گپتا، اور این راجا گوپالا آئینگر، جسٹسز)

ایکسائز ڈیوٹی۔ تمباکو۔ پورے پتے اور ٹوٹے ہوئے پتے کے لئے مختلف قیمتیں۔ اگر امتیازی سلوک کیا جائے تو۔سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944(1ایکٹ 1944)، پہلا شیڈول انٹری 4(1) آئٹم 5اور 6۔ آئین ہند، آرٹیکل14۔

سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 کے پہلے شیڈول کے اندراج 4(1) کے آئٹم 5 کے تحت فلو کے علاوہ دیگر تمباکو پر 1 سے 10 این پی فی کلوگرام ایکسائز ڈیوٹی عائد کی گئی ہے، جو اصل میں سگریٹ کی تیاری کے لیے استعمال نہیں ہوتا، پائپ اور سگریٹ یا بیڑی کے مرکب کو پورے پتے کی شکل میں پیتا ہے۔آئٹم 6میں 2 سے 20این پی تک کی ڈیوٹی عائد کی گئی ہے۔ٹوٹے ہوئے پتوں کی شکل میں تمباکو پر فی کلوگرام۔ ٹوٹی ہوئی پتوں کی شکل میں تمباکو کا کاروبار کرنے والے درخواست گزاروں نے دلیل دی کہ ان کے تمباکو کو آئٹم 5میں پورے پتے کی شکل سے کسی بھی منطقی بنیاد پر الگ نہیں کیا جاسکتا ہے اور ان کے تمباکو پر دوہرا ٹیرف عائد کرنا غیر قانونی ہے کیونکہ یہ غیر آئینی امتیاز پر مبنی ہے، ٹیرف اس بنیاد پر ہے جس پر تمباکو کو ڈالا گیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ٹوٹے ہوئے پتوں کی شکل میں تمبا کو پر ایکسائز ڈیوٹی عائد کرنے میں کوئی غیر آئینی امتیاز نہیں تھا۔ ٹوٹے ہوئے پتوں کی شکل میں تمبا کو بیری کی تیاری میں استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتا تھا جبکہ پورے پتے کی شکل میں تمبا کو کو معاشی طور پر اتنا استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تمبا کو کی دونوں اقسام صارف کی صلاحیت کی جانچ کے لحاظ سے مختلف تھیں۔ ٹیرف مکمل طور پر یا بنیادی طور پر تمبا کو کے استعمال کے حوالے سے نہیں تھا۔ آئٹم 5 سے ڈھکے ہوئے پورے پتے کی شکل میں تمبا کو اور آئٹم 6 کے ذریعہ ڈھکے ہوئے ٹوٹے ہوئے پتے کی شکل میں تمبا کو کے درمیان ایک واضح اور واضح فرق تھا جس کا ٹیرف کے نفاذ کے ذریعہ مطلوبہ شے سے معقول تعلق تھا۔

کنما تھٹ تھاٹھنی موپل نائر بنام ریاست کیرالہ، (1961) 3 ایس سی آر 77، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اصل دائرہ اختیار :1958 کی رٹ پٹیشن نمبر 84۔

بنیادی حقوق کے نفاذ کے لئے آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت عرضی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے جی سی ماتھر۔

مدعا علیہ کی طرف سے سالیسٹر جنرل آف انڈیا سی کے دپھتری، بی سین، آر ایچ دھیبر اور ٹی ایم سین شامل ہیں۔

20 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس گجیندر گڈکر۔ یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت دائر ایک عرضی ہے جس میں سینٹرل ایکسائز اینڈ سالٹ ایکٹ، 1944 (1 آف 1944) کے پہلے شیڈول میں اندراج 4(1) میں شق (6) کے ذریعہ عائد ایکسائز ٹیرف کے جواز کو چیلنج کیا گیا ہے۔ درخواست گزار نمبر 1 سے 17 تمبا کو

کے کاشت کار ہیں اور وہ تمبا کو اگانے اور اسے اتر پردیش کے فرخ آباد ضلع کی قائم گنج تحصیل میں بیچنے کا کاروبار اور کاروبار کرتے ہیں۔ درخواست گزار 18 سے 30 تک ان فرموں کے پارٹنر یا مالک یا ایجنٹ ہیں جو نجی بانڈڈ ہاؤس لائسنس یافتہ ہیں اور وہ کاشتکاروں سے تمبا کو خریدنے اور ڈیلرز یا دیگر نجی گودام لائسنس ہولڈرز کو فروخت کرنے کا کاروبار اور کاروبار کرتے ہیں۔ درخواست گزاروں نے اپنی عرضی میں مطالبہ کیا ہے کہ مدعا علیہ یونین آف انڈیا کو ایک رٹ، ہدایت یا حکم جاری کیا جائے، جس میں اسے متنازعہ شے کے تحت ہکا اور تمبا کو چبانے پر ا یکسائز ڈیوٹی عائد کرنے سے روکا جائے اور کوئی اور رٹ، ہدایت یا حکم جاری کیا جائے جو درخواست گزاروں کے اپنے کاروبار اور کاروبار کو جاری رکھنے کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے مناسب پایا جائے۔ تمبا کو چبانا۔ مذکورہ ٹیرف آئٹم کے جواز کے خلاف حملہ ہے! کافی حد تک دو بنیادوں پر مبنی ہے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ مذکورہ آئٹم کی طرف سے عائد کردہ قیمتیں حد سے زیادہ ہیں اور وہ درخواست گزاروں کی تجارت کو عملی طور پر تباہ کر دیتی ہیں اور یہ دلیل دی جاتی ہے کہ مذکورہ آئٹم غیر آئینی امتیاز پر مبنی ہے۔ درخواست گزاروں کی طرف سے مسٹر ماتھر نے منصفانہ طور پر تسلیم کیا کہ وہ چیلنج کی پہلی بنیاد کو ثابت کرنے کے قابل نہیں ہوں گے، اور در حقیقت یہ واضح ہے کہ ٹیکس قانون کو صرف اس بنیاد پر چیلنج کیا جاسکتا ہے کہ ٹیکس قانون کے ذریعہ عائد کردہ ٹیرف بھاری ہے۔ اس سے موجودہ عرضی میں امتیازی سلوک کے سوال پر غور کرنا باقی رہ جاتا ہے۔ اس پٹیشن کے مقصد کے لئے ہم یہ فرض کریں گے کہ اگر ٹیکس والی اشیاء کے حوالے سے امتیازی سلوک ثابت ہوتا ہے تو یہ بالآخر ٹیکس والے افراد کے ساتھ امتیازی سلوک کے مترادف ہے اور لہذا ایسے معاملے میں آرٹیکل 14 کا اطلاق کیا جاسکتا ہے۔ مسٹر ماتھر کا کہنا ہے کہ یہ کنما تھٹ تھاٹھی موپل نائر وغیرہ بنام ریاست کیرالہ ((1961) 3 ایس سی آر 77) میں اس عدالت کے فیصلے کا اثر ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے ابھی مشاہدہ کیا ہے، ہم یہ فرض کریں گے کہ ٹیکس لگانے والے قانون کے جواز کے خلاف اس طرح کا چیلنج کیا جاسکتا ہے اور اس کی بنیاد پر درخواست سے نمٹا جاسکتا ہے۔

تنازعہ میں ٹیرف انٹری جیسا کہ اب ٹیکس کے قانون کے تحت حاصل ہوتا ہے وہ پہلے شیڈول میں انٹری 4 ہے۔ یہ تمبا کو سے متعلق ہے۔ اس اندراج کے تحت "تمبا کو" سے مراد تمبا کو کی کسی بھی شکل سے ہے، چاہے وہ ٹھیک ہو یا غیر علاج شدہ اور تیار کیا گیا ہو یا نہیں، اور اس میں تمبا کو کے پودے کے پتے، دانت اور تنے شامل ہیں، لیکن اس میں تمبا کو کے پودے کا کوئی حصہ شامل نہیں ہے جبکہ وہ زمین سے جڑا

ہوا ہے۔ انٹری 4 کی شق 1 غیر تیار شدہ تمبا کو سے متعلق ہے، اوراس میں بیان کردہ متعدد اشیاء کے بارے میں فی کلوگرام ٹیرف مقرر کرتی ہے۔ اس شق کے تحت آئٹم (1) تمباکو کی پانچ اقسام سے متعلق ہے جوفلو کا مداوا کرتے ہیں اور سگریٹ کی تیاری میں استعمال ہوتے ہیں جیسا کہ مذکورہ پانچ ذیلی شقوں میں اشارہ کیا گیا ہے۔ آئٹم (2) تمباکو سے متعلق ہے جوفلو کا مداوا کرتا ہے اور پائپ اور سگریٹ کے لئے تمباکو نوشی کے مرکب کی تیاری کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ آئٹم (3) فلو سے شفایاب ہونے والے تمباکو کی فراہمی کرتا ہے جس کی دوسری صورت میں وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ اور آئٹم (4) کا تعلق فلو کے علاوہ دیگر تمباکو سے ہے جو (الف) سگریٹ یا (ب) پائپ اور سگریٹ کے مرکب کی تیاری کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ٹیرف 16.15 روپے سے مختلف ہے۔ فی کلوگرام سے 6.15 این پی فی کلوگرام۔ یہ ہمیں آئٹم (5) پر لے جاتا ہے. یہ آئٹم فلو کے علاوہ دیگر تمباکو سے متعلق ہے جو اصل میں (اے) سگریٹ یا (ب) پائپ اور سگریٹ یا (سی) بیری کے لئے تمباکو نوشی کے مرکب کی تیاری کے لئے استعمال نہیں ہوتا ہے.
اس شے کے تحت چوتھی شق یہ ہے کہ تمباکو کو پورے پتوں کی شکل میں مداوا کیا جاتا ہے اور گٹھلیوں، ہینکس یا گچھوں میں پیک یا باندھا جاتا ہے یا موڑ یا کوائل کی شکل میں باندھا جاتا ہے۔ آئٹم (5) کے تحت چار شقوں کے تحت آنے والے تمباکو کے لئے ٹیرف 1.10 روپے این پی ہے۔ فی کلوگرام. اس مضمون کی شق (6) جس کے بارے میں ہم موجودہ درخواست میں فکرمند ہیں، فلو کے مداوا کے علاوہ دیگر تمباکو سے متعلق ہے اور اس کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی ہے۔ اس شق کے لئے مقرر کردہ ٹیرف 2.20 روپے این پی فی کلوگرام ہے۔ یہ ٹیرف پچھلی آئٹم میں کلاسوں کے لئے مقرر کردہ ٹیرف سے دوگنا ہے۔ مسٹر ماتھر کی شکایت یہ ہے کہ جس تمباکو کے ساتھ درخواست گزار لین دین کرتے ہیں اسے کسی بھی عقلی بنیاد پر آئٹم (5)، شق (4) کے تحت شامل تمباکو سے الگ نہیں کیا جاسکتا ہے، اور لہذا جس تمباکو میں درخواست گزار لین دین کرتے ہیں اس پر دوہرا ٹیرف لگانا غیر قانونی ہے کیونکہ یہ غیر آئینی امتیاز پر مبنی ہے۔ یہ دلیل اس مفروضے پر مبنی ہے کہ ٹیرف اس مفروضے پر مبنی ہے کہ تمباکو کے استعمال کے حوالے سے ٹیرف مقرر کیا جاتا ہے اور اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ جس تمباکو سے درخواست گزاروں کا تعلق ہے وہ دراصل سگریٹ یا تمباکو نوشی کے مرکب یا بیری کے لئے استعمال نہیں ہوتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ٹوٹا ہوا ہے

اور پورے پتے کی درجہ بندی کے لئے کوئی معقول بنیاد نہیں ہے۔

اس استدلال سے نمٹنے کے لئے تمبا کو ایکسپرٹ کمیٹی کی رپورٹ کا حوالہ دینا بہت مختصر ہوگا جس کی سفارشات میں تمبا کو کے حوالے سے موجودہ نظر ثانی شدہ ٹیرف کی بنیادی بنیاد پیش کی گئی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ ٹیرف کو مکمل طور پر یا بنیادی طور پر تمبا کو کے استعمال کے حوالے سے مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ جیسا کہ کمیٹی کی رپورٹ بتاتی ہے کہ تمبا کو ایک امیر آدمی کی تسلی اور غریب آدمی کا سکون ہے۔ چونکہ یہ مختلف شکلوں میں تمام طبقوں کے لوگوں کے ذریعہ استعمال کیا جاتا ہے لہذا ٹیرف کو اس طرح سے تشکیل دینا ضروری ہے کہ ٹیکس کے واقعات اس کا استعمال کرنے والے تمام طبقات کے لوگوں پر مساوی طور پر پڑیں۔ اس کے بعد رپورٹ میں نشاندہی کی گئی کہ نیت کے اصول پر مبنی نیت ٹیرف غیر موثر پایا گیا کیونکہ ٹیکس دہندگان کے مطلوبہ استعمال کے اعلان نے ٹیکس چوری کے لئے بڑی گنجائش چھوڑ دی۔ یہی وجہ ہے کہ نیت ٹیرف کی جگہ ڈیوٹی کی فلیٹ شرح نے لے لی۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ طریقہ بھی زیادہ موثر یا منصفانہ نہیں تھا اور پھر صلاحیت ٹیرف کو اپنایا گیا۔ اس ٹیسٹ کے تحت تشخیص کا معیار یہ ہونا تھا کہ تمبا کو کا کوئی خاص نمونہ بیری مینوفیکچرنگ میں استعمال کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔ اگر اتنی صلاحیت ہے تو اس کا اندازہ زیادہ شرح پر لگایا جا سکتا ہے، اگر اتنا قابل نہیں ہے تو کم شرح پر۔ رپورٹ میں صلاحیت کے ٹیرف کے فوائد کا جائزہ لیا گیا ہے اور ٹیکسیشن انکوائری کمیٹی کی رائے کا حوالہ دیا گیا ہے جس نے 1953 میں اپنی رپورٹ تیار کی تھی۔ رپورٹ میں اس کے سامنے پیش کیے گئے شواہد کے حجم پر غور کیا گیا اور کی گئی تمام تجاویز کو مدنظر رکھا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ہمارے سامنے آنے والی عملی مشکلات کے پیش نظر ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ ٹیرف میں تمبا کو کی درجہ بندی کا واحد قابل عمل اور تسلی بخش طریقہ یہ ہوگا کہ ایسے معیارات وضع کیے جائیں جن کی بصارت سے یا دیگر سادہ ٹیسٹوں اور جوڑ توڑ کے ذریعے آسانی سے شناخت کی جا سکے تاکہ تجرباتی طور پر یہ تعین کیا جا سکے کہ ڈبوں میں کیا قابل ہے اور کون سا استعمال کرنے سے قاصر ہے۔ یہ صورتحال پیچیدہ ہے کیونکہ ایک ہی تمبا کو ملک کے مختلف حصوں میں مختلف اقسام کے تمبا کو کے استعمال کی عادات کے مطابق مختلف مقاصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کمیٹی نے محسوس کیا کہ پورے ہندوستانی یونین کے لئے یکساں بنیاد پر درجہ بندی کا کوئی بھی نظام ان علاقوں کے صارفین پر زیادہ سے زیادہ اثر انداز ہونے کا پابند ہے جہاں عام رواج یہ ہے کہ چبانے، سونف، ہکا، سگار

کے مقاصد کے لئے مختلف قسموں کا استعمال کیا جاتا ہے جبکہ اسی قسم کو دیگر علاقوں میں بیری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لہٰذا کمیٹی کا نتیجہ یہ تھا کہ تمبا کو کی جسمانی شکل سے متعلق واحد معیار جو اپنا نامحفوظ ہے وہ ہے جو بیری بنانے کے لئے اس کی موزوں یت کو متاثر کرتا ہے۔ کمیٹی نے محسوس کیا کہ مخصوص اقسام کو صرف چبانے والے تمبا کو کے طور پر درجہ بندی کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ان میں سے بہت سی اقسام کو اسنف بنانے اور ہکا مقاصد کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم، عام طور پر، چبانے والی زیادہ تر اقسام پورے پتوں کی شکل میں ہوتی ہیں اور نمی کے اضافے سے ٹھیک ہوجاتی ہیں. پورے پتوں کی شکل میں مداوا شدہ تمبا کو کو اتنی آسانی سے چھلکوں میں تبدیل نہیں کیا جاسکتا جتنا خشک مداوا کے طریقوں سے تمبا کو کا مداوا کیا جاتا ہے، اور کمیٹی کی رائے میں، اگرچہ پورے پتوں کی شکل میں تمبا کو سے ٹھیک ہونے والے ٹکڑوں کو تیار کرنا ممکن ہے، لیکن فلیکس میں تبدیل ہونے کا عمل بہت زیادہ مقدار میں دھول میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ راوا اور دیگر نا قابل فروخت شکلیں۔ کمیٹی اس بات سے آگاہ تھی کہ پتوں کی پوری اقسام کو مناسب ہیرا پھیری کے بعد بیری مینوفیکچرنگ مقاصد کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن اس کا خیال تھا کہ یہ صرف انہیں درجہ بندی شدہ فلکس میں تبدیل کرنے کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے، اور اس کے بعد بھی صرف چھوٹے مقامی پیمانے پر دیگر تمبا کو کے ساتھ ملا کر ہی کیا جاسکتا ہے۔ ٹوٹے ہوئے پتوں کے گریڈ کے بارے میں جس کی کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ زیادہ شرح پر تشخیص کی جانی چاہئے، کسی بھی مالک کو اپنے ٹوٹے ہوئے پتے کے تمبا کو کو باریک راوا یا دھول میں تبدیل کرنے کی اجازت دے کر جس شکل میں یہ بیڑیوں کے لئے جسمانی طور پر نا قابل استعمال ہوجائے گا۔ کمیٹی کے مطابق فزیکل فارم میں اس طرح کی ہیرا پھیری کے بعد اگر یہ راوا اور دھول کی خصوصیات پر پورا اترتا ہے تو اسے کم شرح پر تشخیص کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

ہم نے اپنی رپورٹ میں کمیٹی کے ان مشاہدات کا حوالہ دیا ہے کیونکہ ان میں واضح طور پر اور واضح طور پر" فلو کے علاوہ دیگر تمبا کو کے درمیان فرق کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے اور اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے" جو باقی شق کا موضوع ہے اور" فلو کے علاوہ دیگر تمبا کو جو اصل میں سگریٹ کی تیاری کے لئے استعمال نہیں ہوتا ہے اور اصل میں پائپ یا سگریٹ یا بیٹریز کے لئے مرکب کی تیاری کے لئے استعمال نہیں ہوتا ہے" شق (5) کے تحت احاطہ کیا گیا ہے۔ صارفین کی صلاحیت کی جانچ سے وہ مختلف ہیں اور ایک

لحاظ سے کمیٹی کی سفارشات کے مطابق وہ مختلف اشیاء کے کردار میں حصہ لیتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ ایف ایل آئی سی کی شق (6) کے تحت آنے والے تمبا کو پر ٹیرف بہت زیادہ ہے، لیکن جن ڈبوں کی تیاری میں بجلی کی مدد سے یا اس کے بغیر چلنے والی مشینوں کی مدد سے کوئی عمل نہیں کیا گیا ہے، وہ کسی ٹیرف کے تابع نہیں ہیں، جبکہ سگار، چبانے، سگریٹ اور بیڑیاں جن کی تیاری میں کوئی بھی عمل ٹیرف کے تحت پاور آرک کی مدد سے یا اس کے بغیر چلنے والی مشینوں کی مدد سے کیا گیا ہے۔ کمیٹی کو جس مسئلے کا سامنا کرنا پڑا وہ یہ تھا کہ فلو کے مداوا کے علاوہ دیگر تمبا کو کی درجہ بندی کی جائے جو بیری کی تیاری کے لئے استعمال کیا جائے گا، اور اس کے ساتھ شق (5) اور شق (6) تیار کی گئی ہے۔ لہٰذا ہماری رائے میں کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق شق (5) اور شق (جی) کے تحت آنے والے تمبا کو کے درمیان فرق اتنا واضح اور غیر مبہم ہے اور ٹیرف کے نفاذ کے مقصد سے اس کا تعلق اتنا واضح طور پر معقول ہے کہ غیر آئینی امتیاز کی بنیاد پر اس کے جواز کے خلاف حملے کو برقرار نہیں رکھا جاسکتا۔

ایک اور نکتہ ہے جس کی طرف مسٹر ماتھر نے اشارہ کیا ہے اور جس پر اتفاق سے غور کیا جاسکتا ہے۔ مسٹر ماتھر نے دلیل دی کہ نکوٹیا نارسٹیکا جس کے ساتھ درخواست گزار سودے کرتے ہیں، اتر پردیش میں خاص طور پر ہکا اور چبانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ بیڑیوں میں استعمال ہونے والی نکوٹیا نارسٹیکا کی قسم اتر پردیش میں نہیں اگائی جاتی ہے اور کیم گنج میں اگایا جانے والا تمام تمبا کو نکوٹیا نارسٹیکا ہے جسے یا تو گڑھے سے ٹھیک کیا جاتا ہے یا زمین سے ٹھیک کیا جاتا ہے۔ یہ خاص طور پر ہکا اور چبانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور بیری اور سگریٹ میں استعمال کے قابل نہیں ہے اور کبھی بھی اتنا استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ لہٰذا دلیل یہ ہے کہ اس تمبا کو پر مذکورہ شق کے تحت قانونی طور پر ٹیکس نہیں لگایا جاسکتا۔ اس حقیقت کے علاوہ کہ درخواست گزار جس خاص تمبا کو کا سودا کرتے ہیں وہ مذکورہ شق کے تحت آتا ہے یا نہیں، یہ سوال آرٹیکل 32 کے تحت درخواست میں قانونی طور پر نہیں اٹھایا جاسکتا ہے، درخواست کا جواب جوابی حلف نامہ اور کمیٹی کی رپورٹ کے ذریعہ پیش کیا گیا ہے۔ جوابی حلف نامہ میں نکوٹیا نارسٹیکا کے خصوصی صارف کے بارے میں لگائے گئے الزامات کی عام طور پر تردید کی جاتی ہے، اور اس سے بھی بڑھ کر کمیٹی کی رپورٹ میں خاص طور پر نشاندہی کی گئی ہے کہ اگرچہ رسٹیکا قسم کے تمبا کو عام طور پر بیری کے لئے استعمال نہیں کیے جاتے ہیں، لیکن جب وہ ٹوٹے ہوئے پتوں کے گریڈ میں ٹھیک

ہو جاتے ہیں تو انہیں بیری مرکب کو تقویت دینے کے لئے پندھر پوری تمبا کو جیسے بیری تمبا کو کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اور اس لیے کمیٹی کے مطابق اس معاملے میں کوئی عمومیت ممکن نہیں ہے اور اس بات پر زور نہیں دیا جاسکتا کہ اس قسم کی تمام اقسام بیریوں میں استعمال کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ، تمبا کو کی مذکورہ اقسام کے ڈیلرز کے لئے یہ ممکن ہوگا کہ وہ انہیں ملک کے دوسرے حصوں میں بھیج یں جہاں انہیں بیری کی تیاری کے مقصد کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لہذا، درخواست گزاروں کی جانب سے یہ شکایت کی گئی ہے کہ جس تمبا کو سے وہ لین دین کرتے ہیں، اسے کبھی بھی بیریوں کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

نتیجے میں درخواست ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
2024.05.09 16:07
I am the author of this document